خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ہفتہ 13- مئی 1995ء

روزنامہ الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 104 | ہفتہ - 13 ذوالحجہ - 1415ھ '13 ہجرت 1374 ھش '13 مئی 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نوعِ انسان کی خدمت حقیقی نیکی ہے

اصلی اور حقیقی نیکی یہ ہے کہ نوعِ انسان کی خدمت کرے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں کامل صدق اور وفاداری دکھلائے اور اس کی راہ میں جان تک دے دینے کو تیار ہو۔ اسی لئے یہاں فرمایا ہے (-) یعنی اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہے جو بدی سے پرہیز کرتے ہیں اور ساتھ نیکیاں بھی کرتے ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دنیاوی حکام کا بھی یہی حال ہے کہ وہ ایک قانون مشتہر کر دیتے ہیں اور پھر اگر کوئی ان کے احکام کو توڑتا اور خلاف ورزی کرتا ہے تو پکڑا جاتا اور سزا پاتا ہے لیکن دنیوی حکام کے عذاب سے اور ان کے قوانین و احکام کی خلاف ورزی کی سزا سے آدمی کسی دوسری عملداری میں بھاگ جانے سے بچ بھی سکتا ہے اور اس طرح پیچھا چھڑا سکتا ہے۔ مثلاً اگر انگریزی عملداری میں کوئی خلاف ورزی کی ہے تو وہ فرانس یا کابل کی عملداری میں بھاگ جانے سے بچ سکتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کے احکام و ہدایات کی خلاف ورزی کر کے انسان کہاں بھاگ سکتا ہے؟ کیونکہ یہ زمین و آسمان جو نظر آتا ہے یہ تو اسی کا ہے اور کوئی اور زمین و آسمان کسی اور کا کہیں نہیں ہے۔ جہاں تم کو پناہ مل جاوے۔ اس واسطے یہ بہت ضروری امر ہے کہ انسان ہمیشہ خدا تعالیٰ سے ڈرتا رہے اور اس کی ہدایتوں کے توڑنے یا گناہ کرنے پر دلیر نہ ہو کیونکہ گناہ بہت بری شئے ہے اور جب انسان اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا اور گناہ پر دلیری کرتا ہے تو پھر عادت اللہ اس طرح پر جاری ہے کہ اس جرات و دلیری پر خدا تعالیٰ کا غضب آتا ہے۔ اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶۰۷)

خرابیوں کی اصلاح نہ کرنے سے معاشرہ عذاب میں مبتلا ہو جاتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

وراثت کے جھگڑے ہوں' اشتراک کے جھگڑے ہوں' یہ جتنے بھی جھگڑے ہیں ان میں جیسا کہ میں نے (-) واضح کیا تھا آپ کے لئے دو ہی طریق ہیں یا تو عذاب شدید اپنے لئے حاصل کر لیں اور یا مغفرت اور رضوان کی طرف قدم اٹھائیں تیسری کوئی راہ کلام الٰہی نے بیان نہیں کی۔ اگر آپ یہ سمجھیں کہ ان جھگڑوں کے نتیجہ میں آپ کو کچھ حاصل ہو جائے گا یا جھوٹ بولنے کے نتیجہ میں یا چرب زبانی کے نتیجہ میں کسی دوسرے کی جائیداد کا حق ایک فریق لے لے گا تو اس کے متعلق تو اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ (-) وہ تو آگ کھاتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر ایک چرب زبان شخص جھگڑے کو اس رنگ میں پیش کرتا ہے اور واقعات کی اس طرح تلبیس کر دیتا ہے کہ میں اس پیش کردہ صورت حال کے پیش نظر غاصب کے حق میں فیصلہ دے دیتا ہوں اور مظلوم کی چیز غاصب کو دلوا دیتا ہوں تو فرمایا وہ یہ نہ سمجھے کہ میرے فیصلہ کے نتیجہ میں اسے کوئی نعمت مل گئی ہے اس فیصلہ کے نتیجہ میں وہ آگ خریدتا ہے اور آگ کا ٹکڑا اپنے پیٹ کے لئے پال رہا ہے اس سے زیادہ اسے کچھ بھی نصیب نہیں ہوا۔

غرض امر واقعہ یہ ہے کہ قضاء کا فیصلہ ہو یا ثالث کا فیصلہ ہو یہ بالکل ایک الگ چیز ہے۔ یہ طریقے تو نظام کے اندر آرڈر پیدا کرنے کے لئے ہیں تا کہ کسی طریق سے آخر جھگڑے نپٹیں اور سوسائٹی ہلکی پھلکی ہو کر آگے کی طرف بڑھنا شروع کرے لیکن ان فیصلوں کے باوجود یہ امر اپنی جگہ قائم رہتا ہے اور عذاب کو مستلزم ہوتا ہے کہ ان جھگڑوں کے دوران بعض فریق نے جھوٹ بولا' بعض نے ظلم سے کام لیا' بعض نے تعدی کی' بعض نے دست درازیاں کی ہیں اور اس کے نتیجہ میں سوسائٹی کو ایک دکھ پہنچا ہے۔

باقی صفحہ ۷ پر

اعلان

○ امراء کرام۔ صدر صاحبان اور مربیان سلسلہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۲۷- مئی "یوم قدرت ثانیہ" کی مناسبت سے مقامی طور پر پروگرامز کو کامیاب بنا کر احباب جماعت کو معلومات بہم پہنچائیں اور رپورٹ ارسال کریں۔

(نظارت اصلاح وارشاد)

سانحہ ارتحال

○ محترم ڈاکٹر امتہ المتین زہرہ صاحبہ اہلیہ مکرم سید راشد رحیم صاحب ایڈووکیٹ۔ عبدالرحمان روڈ چھاؤنی لاہور مورخہ ۲۳- اپریل ۹۵ء کو حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئیں۔ ان کی عمر ۵۶ سال تھی۔ گو کچھ عرصہ سے بیمار تھیں مگر اب طبیعت سنبھل رہی تھی کہ اچانک اللہ کو پیاری ہو گئیں۔ موصوفہ خان فرزند علی خان صاحب سابق ناظر مال کی پوتی تھیں۔ موصوفہ کا جنازہ مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی ضلع لاہور نے ان کی رہائش گاہ پر پڑھایا اور ماڈل ٹاؤن میں تدفین عمل میں آئی۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند کرے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔

نکاح

⊙ مکرم عامر محمود صاحب جنجوعہ زعیم مجلس خدام الاحمدیہ دارالرحمت شرقی ربوہ ابن مکرم بشارت احمد صاحب جنجوعہ کا نکاح عزیزہ ثوبیہ منصور صاحبہ بنت مکرم منصور احمد خان صاحب فیکٹری ایریا ربوہ کے ساتھ مبلغ پندرہ ہزار روپے حق مہر پر محترم صدیق احمد صاحب منور مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ۲۶- اپریل ۹۵ء کو بیت احمد فیکٹری ایریا ربوہ میں پڑھا۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیں

اگر خدائے تعالیٰ کی نعمتوں کو گننا چاہو تو ہرگز نہ گن سکو گے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

13- ہجرت ۱۳۷۴ھش   13 - مئی ۱۹۹۵ء

بچے کی تربیت - قوم کی تربیت

انگریزی زبان میں کہتے ہیں کہ "بچہ انسان کا باپ ہے" اس کا مطلب یہ ہے کہ جو آج بچہ ہے وہ کل کو باپ بننے والا ہے اور اس کی جس طرح کی تربیت کی جائے گی اسی طرح باپ بن کر یہ کام کرے گا- لوگوں سے معاملات کرے گا- اپنوں اور غیروں سے سلوک کرے گا- اگر آج اس کو نظر انداز کر دیا گیا تو مطلب یہ ہو گا کہ ہم نے کل کے بننے والے باپ کو نظرانداز کر دیا ہے- اور جب اس میں کوئی خرابیاں دیکھیں گے تو بچپن کی طرف تو نظر نہیں جائے گی- ہم اسی بڑے آدمی کو برا بھلا کہیں گے- ہم بھی عام طور پر یہ کہتے ہیں کہ بچے ہی ہماری کل کی قوم ہیں- تمام تر ذمہ داریاں ان پر ہی پڑنے والی ہیں- اور جب ہم یہ بات کہتے ہیں تو ہمارا مطلب بھی یہی ہوتا ہے کہ اس کی ابھی سے تربیت کی جانی چاہئے خاص طور پر ان باتوں کو سامنے رکھ کر جو اسے بڑے ہو کر پیش آئیں گی- جس جس قسم کے کام اس نے بڑے ہو کر کرنے ہیں ان کی تربیت زندگی کے آغاز ہی سے شروع کر دینی چاہئے- بڑے ہو کر تربیت آسان نہیں ہوتی- عادات پختہ ہو جاتی ہیں- اور ان پختہ عادات کو بدلنا خاصا مشکل ہوتا ہے- لیکن جب بچے کی تربیت کی جاتی ہے تو اسے اچھی عادات دی جا سکتی ہیں- اور اگر خدانخواستہ کوئی بری عادت جڑ پکڑنے لگے تو اسے اکھیڑا جا سکتا ہے- پر یہ بات انتہائی ضروری ہے کہ بچپن سے ہی ایسی تربیت کی جائے کہ کل کو بچوں پر پڑنے والی ذمہ داریاں وہ آسانی سے نبھا سکیں-

جہاں تک قوموں کا تعلق ہے یہ تو ہم سب جانتے ہیں کہ کوئی قوم ایسی نہیں جس کے تمام افراد ایک جیسے ہوں- کچھ کمزور ہوتے ہیں کچھ طاقتور ہوتے ہیں- اگر طاقتور ختم ہوتے چلے جائیں اور کمزور ہی باقی رہیں تو یقیناً وہ قوم زندہ نہیں رہ سکتی- اس لئے اس بات کی ضرورت پیش آتی ہے کہ کام کرنے والے لوگ ہمیشہ موجود رہیں- اکثر لوگوں کی ایسی تربیت ہوتی رہے کہ وہ کام کے قابل ہوں- ذمہ داریوں کو پوری طرح نبھا سکیں اور قوم جو کچھ ان سے چاہتی ہے وہ نہ صرف کرنے کے لئے تیار ہوں بلکہ اس کی اہلیت بھی رکھتے ہوں-

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) اسی بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "خوب اچھی طرح یاد رکھو- کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی جب تک اس کے بہت سے افراد میں کام کی اہلیت نہ پائی جائے- جن قوموں کے اکثر افراد میں کام کرنے کی اہلیت نہ ہو وہ جلد تباہ ہو جاتی ہیں کیونکہ انسان فانی ہے- ایک عرصہ میں کام کرنے والے افراد مر جاتے ہیں- ان کے بعد جن کے ہاتھوں میں کام جاتا ہے وہ کام کے اہل نہیں ہوتے اس لئے ایسی جماعتیں بہت جلد تباہ ہو جاتی ہیں- پس وہی جماعت قائم رہ سکتی ہے جس میں ایک کام کرنے والے کے بعد دوسرا کھڑا ہو- اور دوسرے کے بعد تیسرا- اور تیسرے کے بعد چوتھا اور اسی طرح یہ سلسلہ چلتا رہے"-

اللہ تعالیٰ سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہماری جماعت کو ہمیشہ ایسے افراد عطا کرتا رہے جو کام کرنے کی اہلیت بھی رکھتے ہوں اور کام کی ذمہ داری کو بھی پوری طرح نباہنے والے ہوں-

جو کچھ مجھے ملا ہے بہت ہے مرے لئے
میں ان کو دیکھتا ہوں جنہیں مجھ سے کم ملا
میں بیقرار ہو کے کروں کیوں تلاش زر
تسکین قلب و روح قناعت کا ہے صلہ

ابوالاقبال

○

میرا اُس کا رشتہ اور بھی شدت سے ہے جوڑ دیا
جانے لوگوں نے کس زُعم میں ڈش انٹینا توڑ دیا

وہ تھا تو اس کی خوشبو سے گھر کے عیب چھپے تھے سب
اس کی ہجرت نے خوشبو کا رخ بھی جیسے موڑ دیا

ہوش میں آئے یا نہ آئے اب یہ اس کی قسمت ہے
اک بار تو اس نے ساری دنیا کو جھنجھوڑ دیا

تم کیونکر ہجرت کا مطلب تنہائی ٹھہراتے ہو
تنہا تو وہ شخص ہے جس کو اس کے خدا نے چھوڑ دیا

جن کو کرنے والے تھے یہ کوڑی کوڑی کا محتاج
ان کو طیّب رزق کی صورت رب نے لاکھ کروڑ دیا

عبدالکریم قدسی

○

خدا کے لئے دل نے کھائے ہیں جو
مجھے ایسے زخموں کو سینا نہیں

کسی کو دُکھے دل نہ آئے نظر
میں سمجھی مِری آنکھ بینا نہیں

اگر تیری خاطر نہ میں جی سکوں
نہیں اسطرح مجھ کو جینا نہیں!

یہاں مئے ہے ساقی ہے اور دَور ہے
یہ مانا کہ گردش میں مینا نہیں

یہ تِلچھٹ ہے بس عمر بھر کے لئے
مجھے اور قطرہ بھی پینا نہیں

ڈاکٹر فہمیدہ منیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اے سننے والو سنو۔ کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے۔ بس یہی کہ تم اسی کے ہو جاؤ۔ اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو۔ نہ آسمان میں نہ زمین میں۔ ہمارا خدا وہ خدا ہے جو اب بھی زندہ ہے۔ جیسا کہ پہلے زندہ تھا۔ اور اب بھی وہ بولتا ہے جیسا کہ پہلے بولتا تھا اور اب بھی وہ سنتا ہے جیسا کہ پہلے سنتا تھا۔ یہ خیال خام ہے کہ اس زمانے میں وہ سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں۔ بلکہ وہ سنتا اور بولتا بھی ہے۔ اس کی تمام صفات ازلی ابدی ہیں۔ کوئی صفت بھی معطل نہیں۔ اور نہ کبھی ہو گی۔ وہ وہی واحد لاشریک ہے۔ جس کا کوئی بیٹا نہیں۔ اور جس کی کوئی بیوی نہیں۔ وہ وہی بے مثل ہے جس کا کوئی ثانی نہیں۔ اور جس کی طرح کوئی فرد کسی خاص صفت سے مخصوص نہیں۔ اور جس کا کوئی ہمتاء نہیں۔ جس کا کوئی ہم صفات نہیں۔ اور جس کی کوئی طاقت کم نہیں۔ وہ قریب ہے باوجود دور ہونے کے۔ اور دور ہے باوجود نزدیک ہونے کے۔ وہ تمثل کے طور پر اہل کشف پر اپنے تئیں ظاہر کر سکتا ہے۔ مگر اس کے لئے نہ کوئی جسم ہے اور نہ کوئی شکل ہے۔ وہ سب سے اوپر ہے۔ مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس کے نیچے کوئی اور بھی ہے۔ اور وہ عرش پر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ زمین پر نہیں۔ وہ مجمع ہے تمام صفات کاملہ کا اور مظہر ہے تمام محامد حقہ کا۔ اور سرچشمہ ہے تمام خوبیوں کا۔ اور جامع ہے تمام طاقتوں کا۔ اور مبداء ہے تمام فیضوں کا۔ اور مرجع ہے ہر ایک شئے کا۔ اور مالک ہے ہر ایک ملک کا اور متصف ہے ہر ایک کمال سے۔ اور منزہ ہے ہر ایک عیب اور ضعف سے۔ اور مخصوص ہے اس امر میں کہ زمین والے اور آسمان والے اسی کی عبادت کریں۔ اور اس کے آگے کوئی بات بھی انہونی نہیں۔ اور تمام روح اور اس کی طاقتیں۔ اور تمام ذرات اور ان کی طاقتیں اسی کی پیدائش ہیں۔ اس کے بغیر کوئی چیز ظاہر نہیں ہوتی۔ وہ اپنی طاقتوں اور اپنی قدرتوں اور اپنے نشانوں سے اپنے تئیں آپ ظاہر کرتا ہے۔ اور اس کو اسی کے ذریعے سے ہم پا سکتے ہیں۔ اور وہ راستبازوں پر ہمیشہ اپنا وجود ظاہر کرتا رہتا ہے اور اپنی قدرتیں ان کو دکھلاتا ہے۔ اسی سے وہ شناخت کیا جاتا اور اسی سے اس کی پسندیدہ راہ شناخت کی جاتی ہے۔

وہ دیکھتا ہے بغیر جسمانی آنکھوں کے اور سنتا ہے بغیر جسمانی کانوں کے۔ اور بولتا ہے بغیر جسمانی زبان کے۔ اسی طرح نیستی سے ہستی کرنا اس کا کام ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ خواب کے نظارہ میں بغیر کسی مادہ کے ایک عالم پیدا کر دیتا ہے۔ اور ہر ایک فانی اور معدوم کو موجود دکھلا دیتا ہے۔ پس اسی طرح اس کی تمام قدرتیں ہیں۔ نادان ہے وہ جو اس کی قدرتوں سے انکار کرے۔ اندھا ہے وہ جو اس کی عمیق طاقتوں سے بے خبر ہے۔ وہ سب کچھ کرتا ہے اور کر سکتا ہے۔ بغیر ان امور کے جو اس کی شان کے مخالف ہیں یا اس کے مواعید کے برخلاف ہیں اور وہ واحد ہے اپنی ذات میں اور صفات میں۔ اور افعال میں۔ اور قدرتوں میں۔ اور اس تک پہنچنے کے لئے تمام دروازے بند ہیں۔ مگر ایک دروازہ جو فرقان مجید نے کھولا ہے۔

میرے نزدیک بچوں کو یوں مارنا شرک میں داخل ہے۔ گویا بد مزاج مارنے والا ہدایت اور ربوبیت میں اپنے تئیں حصہ دار بنانا چاہتا ہے۔ ایک جوش والا آدمی جب کسی بات پر سزا دیتا ہے تو اشتعال میں بڑھتے بڑھتے ایک دشمن کا رنگ اختیار کر لیتا ہے۔ اور جرم کی حد سے سزا میں کوسوں تجاوز کر جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص خوددار اور اپنے نفس کی باگ کو قابو سے نہ دینے والا اور پورا متحمل اور بردبار اور باسکون اور باوقار ہو تو اسے البتہ حق پہنچتا ہے کہ کسی وقت مناسب پر کسی حد تک بچے کو سزا دے یا چشم نمائی کرے۔ مگر مغلوب الغضب اور سبک سر اور طائش العقل ہرگز سزاوار نہیں کہ بچوں کی تربیت کا متکفل ہو۔ جس طرح اور جس قدر سزا دینے میں کوشش کی جاتی ہے کاش دعا میں لگ جائیں اور بچوں کے لئے سوز دل سے دعا کرنے کو ایک حزب مقرر کر لیں۔ اس لئے کہ والدین کی دعا کو بچوں کے حق میں خاص قبول بخشا گیا ہے۔"

مزید حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

"ہدایت اور تربیت حقیقی خدا تعالیٰ کا فعل ہے۔ سخت پیچھا کرنا اور ایک امر پر اصرار کو حد سے گزار دینا یعنی بات بات پر بچوں کو روکنا اور ٹوکنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ گویا ہم ہی ہدایت کے مالک ہیں۔ اور ہم اس کو اپنی مرضی کے مطابق ایک راہ پر لے آئیں گے۔ یہ ایک قسم کا شرک خفی ہے۔ اس سے ہماری جماعت کو پرہیز کرنا چاہئے۔ ہم تو اپنے بچوں کے لئے دعا کرتے ہیں اور سرسری طور پر قواعد اور آداب تعلیم کی پابندی کراتے ہیں۔ بس اس سے زیادہ نہیں۔ اور پھر اپنا پورا بھروسہ اللہ تعالیٰ پر رکھتے ہیں۔ جیسا کسی میں سعادت کا تخم ہو گا۔ وقت پر سرسبز ہو جائے گا۔

تم خوش ہو اور خوشی سے اچھلو کہ خدا تمہارے ساتھ ہے۔ اگر تم صدق اور ایمان پر قائم رہو گے تو فرشتے تمہیں تعلیم دیں گے۔ اور آسمانی سکینت تم پر اترے گی۔ اور روح القدس سے مدد دیئے جاؤ گے اور خدا ہر ایک قدم میں تمہارے ساتھ ہو گا۔ اور کوئی تم پر غالب نہیں ہو سکے گا۔ خدا کے فضل کی صبر سے انتظار کرو۔ گالیاں سنو اور چپ رہو۔ ماریں کھاؤ اور صبر کرو۔ اور حتی المقدور بدی کے مقابلہ سے پرہیز کرو۔ تا آسمان پر تمہاری مقبولیت لکھی جاوے۔ یقیناً یاد رکھو کہ جو لوگ خدا سے ڈرتے ہیں اور دل ان کے خدا کے خوف سے پگھل جاتے ہیں انہیں کے ساتھ خدا ہوتا ہے۔ اور وہ ان کے دشمنوں کا دشمن ہو جاتا ہے۔ دنیا صادق کو نہیں دیکھتی پر خدا جو علیم و خبیر ہے وہ صادق کو دیکھ لیتا ہے۔ پس اپنے ہاتھ سے اس کو بچاتا ہے۔ کیا وہ شخص جو سچے دل سے تم سے پیار کرتا ہے اور سچ مچ تمہارے لئے مرنے کو بھی تیار ہوتا ہے۔ اور تمہارے منشاء کے مطابق تمہاری اطاعت کرتا ہے اور تمہارے لئے سب کو چھوڑتا ہے کیا تم اس سے پیار نہیں کرتے؟ اور کیا تم اس کو سب سے عزیز نہیں سمجھتے۔ پس جبکہ تم انسان ہو کر پیار کے بدلہ میں پیار کرتے ہو پھر کیوں کر خدا نہیں کرے گا۔ خدا خوب جانتا ہے کہ واقعی اس کا وفادار دوست کون ہے۔ اور کون غدار اور دنیا کو مقدم رکھنے والا ہے۔ سو تم اگر ایسے وفادار ہو جاؤ گے تو تم میں اور تمہارے غیروں میں خدا کا ہاتھ ایک فرق قائم کر کے دکھلائے گا۔

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں

بدستِ ہفت فلک مثلِ شاں نمے بینم
اگرچہ ہر فلکے چشمۂ ضیا باشد

میں ساتوں آسمانوں میں کسی کو ان کا مثیل نہیں دیکھتا خواہ ہر آسمان نور کا چشمہ ہی کیوں نہ ہو

رمد ز صحبتِ شاں جذبہ ہائے تاریکی
دمد زِ گلشنِ شاں آنچہ دلکُشا باشد

ان کی صحبت کے باعث گناہ کے جذبات کافور ہو جاتے ہیں اور ان کے چمن میں وہ بہار جوش مارتی ہے جو دل کو فرحت دینے والی ہے

ہزار جُہد کُنی زر نگرود ایں مسِ نفس
مگر بدوستیٔ شاں کہ کیمیا باشد

تو ہزار کوشش کر یہ نفس کا تانبا سونا نہیں بنے گا مگر ان کی دوستی سے جو کیمیا کا اثر رکھتی ہے (یہ بات ہو سکتی ہے)

اگر تُو خود بگریزی وگرنہ ممکن نیست
کہ سایۂ کرمِ شاں زِ تُو جُدا باشد

اگر تو آپ ہی ان سے بھاگے تو خیر۔ ورنہ یہ ناممکن ہے کہ ان کی مہربانی کا سایہ تجھ سے الگ ہو جائے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں کہ اگر ہر آسمان روشنی کا چشمہ ہو تب بھی تمام ساتوں آسمانوں میں کوئی ان ؐ کی مانند نہیں ہے۔ رسول اکرم ﷺ کے ساتھ تعلق پیدا کرنے سے اور ان ؐ سے محبت کا اظہار کرنے سے تمام گناہ کے جذبات ختم ہو جاتے ہیں۔ ان ؐ کے باغ سے ایسی دلکش ہوا چلتی ہے جو فرحت پہنچاتی ہے۔ اگر انسان کوشش کرے کہ اس کا نفس جو تانبے کی حیثیت رکھتا ہے وہ سونا بن جائے تو وہ از خود ایسا ہرگز نہیں کر سکتا۔ یہ بات اسے اسی صورت میں حاصل ہو سکتی ہے کہ وہ ان ؐ سے محبت کرے کیونکہ وہ کیمیا کا اثر رکھتے ہیں۔ تانبے کو سونا بنا دیتے ہیں۔ اگر انسان بدقسمتی کی وجہ سے خود ان ؐ سے پرے ہٹے تو پرے ہٹ جائے۔ لیکن ان ؐ کی مہربانی کا سایہ کبھی اس سے الگ نہیں ہو سکتا۔ وہ رحمت للعالمین ہیں۔ ساری دنیا پر ان ؐ کی رحمت کا سایہ ہے۔

گناہ سے نجات محض خدا تعالیٰ کے فضل اور تصرف سے ملتی ہے۔ اور جب وہ تصرف کرتا ہے اور دل میں وعظ پیدا ہو جاتا ہے تو پھر ایک نئی قوت انسان کو ملتی ہے جو اس کے دل کو گناہ سے نفرت دلاتی ہے اور نیکیوں کی طرف راہنمائی کرتی ہے۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابن العطاء

میرا کالم

روزناموں میں جو کالم چھپتے ہیں ان کے عنوان سے بھی پتہ تو چل جاتا ہے کہ کالم نویس عام طور پر کیسی باتیں کہتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود بعض کالم ایسے ہیں کہ وہ عنوان سے بہت گہرے معلوم ہوتے ہیں۔ مثلاً روزنامہ پاکستان لاہور میں اصغر علی گھرال کالم لکھتے ہیں۔ ان کے کالم کا عنوان ہے "گپ شپ" حال ہی میں انہوں نے ایک کالم سپرد قلم کیا ہے جس کا عمومی عنوان کے علاوہ دوسرا عنوان "حوریں جنت میں ہار لئے" ہے اس میں وہ باقی باتوں کے علاوہ کہتے ہیں کہ "ڈاکٹر اقبال احمد کا لیکچر بڑا معلومات افزا تھا۔ انہوں نے امریکی پالیسی کی وضاحت کی۔ سامراج کی چالوں کا تجزیہ پیش کیا۔ مختلف ادوار میں تیسری دنیا سے مایوس ہو کر ہر بار ایک نیا ڈاکٹرائن پیش کر دیا۔ ڈاکٹر صاحب نے تیسری دنیا میں بیداری کے آثار پر اظہار اطمینان کیا۔ یہ خطاب افطاری سے چند منٹ قبل تک جاری رہا۔ فارغ ہوئے تو دوستوں سے ملاقاتیں ہوئیں۔ وارث میر تپاک سے ملے اور میرے خط پر اظہار خیال کیا۔ حسین نقی اور احمد بشیر کے ساتھ محو گفتگو تھا کہ ڈاکٹر محمد یوسف گورایہ آنکلے۔ شریعت بل پر بحث کے باعث ان سے تعارف تھا۔ لیکن ملاقات پہلی دفعہ ہو رہی تھی۔ ہم نے ان کی ہمت کی داد دی۔ کہ خود مذہبی سکالر ہو کر مولویوں اور ملاؤں سے متھا لگا رکھا ہے۔ مگر ڈاکٹر یوسف گورایہ خاصے پریشان دکھائی دے رہے تھے۔ انہوں نے اپنے خلاف مذہبی جنونیوں کے محاذ کا ذکر کیا۔ انکشاف کیا کہ ان کے نام دھمکی آمیز خطوط اور جان سے مار دینے کی ٹیلیفون کالوں کا سلسلہ جاری ہے۔ ملک کے بیشتر مذہبی رسائل ان کے خلاف نہ صرف سخت تنقید کر رہے ہیں بلکہ اپنے قارئین کو ان کے خلاف اشتعال دلا رہے ہیں۔

علامہ احسان الٰہی مرحوم کے حادثے کو بمشکل دو ماہ ہی گزرے تھے۔ ڈاکٹر گورایہ نے بتایا کہ ملک کے بڑے بڑے علمائے کرام یا تو علماء اکیڈمی میں ان کے ہم سبق رہے ہیں یا ان کے شاگرد ہیں پھر وہ بیرون ملک یونیورسٹیوں سے بھی فارغ التحصیل ہیں۔ انہوں نے تسلیم کیا کہ پروفیسر وارث میر' اصغر علی گھرال' اور دوسرے دوست اس موضوع پر ان سے بھی کہیں سخت لکھ رہے ہیں' لیکن مذہبی حلقے ایسے لکھاریوں کو سیکولر ذہن کا کہہ کر تسکین حاصل کر لیتے ہیں۔ البتہ وہ ان جیسے عالم دین سے تو توقع نہیں رکھتے تھے چنانچہ انہیں ان کی ذات سے جتنی تکلیف ہے وہ کسی اور سے نہیں۔

ڈاکٹر صاحب کی باتوں سے ہم سب کو تشویش ہوئی۔ اس لئے کہ مذہبی جنونی کوئی دلیل تو سنتے نہیں۔ ان کی برین واشنگ سے کچھ بھی ناممکن نہیں۔

مگر ڈاکٹر صاحب کی نفسیاتی کیفیت دیکھ کر احمد بشیر (بلھے شاہ) سے نہ رہا گیا۔ کہنے لگے ڈاکٹر صاحب! آپ کیوں پریشان ہیں آپ تو خوش ہوں۔ آپ نے جہاد کیا ہے۔ اگر خدانخواستہ اس راہ میں شہید ہو گئے تو حوریں جنت میں ہار لئے استقبال کے لئے چشم براہ ہوں گی۔ مولانا ہمیں تو یہ امید نہیں ہے۔ اس کے باوجود...... (اس پر حاضرین میں زبردست قہقہہ بلند ہوا)۔

وہیں کھڑے پروفیسر وارث میر نے علامہ اقبال کے حوالے سے بتایا کہ گزشتہ دنوں کراچی میں ایک سیمینار میں انہوں نے علامہ کے افکار پر ایک مقالہ پڑھا۔ جسٹس ڈاکٹر جاوید اقبال نے صدارت کی۔ کہنے لگے تقریب کے بعد چائے کے وقفہ میں میں نے ڈاکٹر جاوید اقبال سے کہا کہ اصل میں علامہ اقبال ہم لوگوں کی مجبوری ہیں۔ مذہبی حلقے اقبال کو اپنا چکے ہیں۔ لوگ ان کے حوالے سے بات سن لیتے ہیں۔ ورنہ انسانی فکر اقبال سے بہت آگے جا چکی ہے۔ نصف صدی میں انسان کا شعور کہاں سے کہاں پہنچ گیا ہے۔ مگر وہ باتیں لوگ ابھی ہضم نہیں کر سکتے"

ہم نے گپ شپ کے کالم کا جو حصہ یہاں نقل کیا ہے وہ بغیر کسی تبصرے کے احباب کی خدمت میں پیش کرنا مقصود تھا۔ احباب ان سطور کو جو معنی چاہیں پہنا لیں اور اس سے ان کے احساسات میں جو تھوڑا سا ارتعاش پیدا ہو اس پر بھی وہ کسی قدر غور کر لیں۔

ستارہ مظفر

حضرت موسیٰ علیہ السلام

ستارہ مظفر کہتی ہیں:-

آج سے تقریباً ۳۶۰۰ سال پہلے مصر میں بہت ظالم بادشاہوں کی حکومت تھی۔ جو مصر کے مقامی بادشاہ ہونے کی وجہ سے فرعون مصر کہلاتے تھے۔

ان میں سے ایک بادشاہ کے زمانہ کی بات ہے کہ وہ بادشاہ اپنی رعایا پر بہت ظلم کرتا تھا۔ وہ مختلف نسلوں اور مذہبوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو آپس میں لڑواتا تھا۔ تاکہ ان میں آپس میں اتفاق و اتحاد نہ ہو جائے۔ اور بادشاہ کے مظالم کی طرف ان کی توجہ نہ ہو۔ وہ بعض لوگوں کو پسندیدہ جماعت قرار دیتا اور بعض کو اتنا حقیر سمجھتا کہ ان کی حفاظت سے انکار کر دیا کرتا۔ خاص طور پر اسرائیلی قوم پر تو ظلم کی انتہا کر دی۔ اس نے حکم دیا کہ اس قوم میں جو بھی لڑکا پیدا ہو اسے ہلاک کر دیا جائے۔

بنی اسرائیل پہلے ہی مظالم کی چکی میں پس رہے تھے۔ حاکموں کا خیال تھا کہ بنی اسرائیل (جو حضرت یوسفؑ کے زمانے میں ہجرت کر کے مصر میں آباد ہوئے تھے۔) کی تعداد زیادہ ہوتی جا رہی ہے۔ انہیں ہر طرح دبا کر رکھنا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ اتنے طاقتور ہو جائیں کہ اگر کسی وقت جنگ چھڑ جائے تو وہ ہمارے دشمنوں سے مل کر ہم سے لڑیں۔ یا ملک سے نکل جائیں۔ اور ہماری طاقت کم ہو جائے۔ اس خیال سے بنی اسرائیل پر کچھ زیادہ ہی ظلم کیا جا رہا تھا۔ ان سے بیگار میں کام لینے والے مقرر کئے جاتے تھے جو ان سے سخت کام لے کر انہیں ستاتے۔ زبردستی سخت محنت کے مزدوروں والے کام لے کر ان سے فرعون کے ذخیرہ کا شہر رعمسیس بنوایا گیا پھر گارا اور اینٹ بنوانے کے مختلف کام لئے جاتے تھے۔ کھیتوں میں ہر قسم کی خدمت لی جاتی تھی۔ اور سب کام زبردستی کروائے جاتے۔ مگر بنی اسرائیل کو جتنا تنگ کیا جاتا اتنا ہی وہ بڑھتے اور پھیلتے گئے۔ ان مظالم پر بھی بس نہ کی گئی بلکہ نیا حکم جاری ہوا کہ ان کے بیٹوں کو ہلاک کر دیا جائے۔

بعض تاریخی روایات میں ہے کہ فرعون نے ایک بھیانک خواب دیکھا تھا جس کی تعبیر دربار کے منجموں اور خوابوں کی تعبیر کرنے والوں اور کاہنوں (مذہبی لوگوں) نے یہ کی کہ تیری حکومت کا زوال ایک اسرائیلی لڑکے کے ہاتھ سے ہوگا۔ یہ سن کر فرعون نے ایک جماعت کو اس لئے مقرر کیا کہ تحقیق اور تلاش کے بعد اسرائیل لڑکوں کو قتل کر دیں اور لڑکیوں کو چھوڑ دیا جائے۔ ظالم بادشاہ کے آدمی ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر بنی اسرائیل کے لڑکوں کو ہلاک کر دیتے دوسری قوموں سے یہ ظلم نہیں ہوتا تھا۔

دین حق کے مطابق کسی ملک کا قانون غریب' امیر' عالم' جاہل' سب کے لئے برابر ہونا چاہئے۔ مذہبی اختلاف کی وجہ سے عدل و انصاف کو ہاتھ سے انہیں چھوڑنا چاہئے۔ دنیا میں ایسی ہی حکومت پائیدار امن قائم کر سکتی ہے۔

جب ظلم کی انتہا ہو گئی تو خدا کی رحمت جوش میں آئی اور اس نے اپنے خاص بندے حضرت موسیٰؑ کو اپنا نبی بنا کر بھیجا تاکہ وہ بنی اسرائیل کو فرعون کے ظلم سے نجات دلائے اور خدا تعالیٰ انہیں ان انعامات کا وارث بنائے (یعنی دولت و بادشاہت) جو فرعون اور اس کے ساتھیوں کے پاس تھے۔ خدا تعالیٰ نے ان کے مظالم کی وجہ سے یہ بھی فیصلہ کر لیا تھا کہ فرعون اور اس کے ساتھی ہامان جس وجہ سے ان قوموں کو دبا رہے تھے کہ بعض قومیں طاقتور ہو کر ان کو نقصان نہ پہنچائیں بتا دوں کہ اللہ تعالیٰ ظالم کو سزا دیتا اور وہ چاہے تو مظلوم کو اپنے فضل سے طاقتور بنا سکتا ہے۔

اولاد کو آنکھوں کی ٹھنڈک بنانے کا طریق

حقیقت یہ ہے کہ وہ والدین جو ایک دوسرے سے آنکھوں کی ٹھنڈک پاتے ہیں ان کی اولادیں ہمیشہ ان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنتی ہیں۔ تربیت میں یک جہتی پائی جاتی ہے اور ایک ہی مزاج کے ساتھ بچے پرورش پا رہے ہوتے ہیں۔ اور وہ ماں باپ جو ایک دوسرے سے سچا پیار کرنے والے اور ایک دوسرے کا ادب کرنے والے اور ایک دوسرے کی ضروریات کی طرف دھیان رکھنے والے اور اخلاق سے پیش آنے والے ماں باپ ہوتے ہیں ان کی اولاد بھی اپنے ماں باپ سے پیار کرنے والی بنتی ہے اور آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ نسبتاً بہتر تعلقات قائم کرتی ہے اور ایسی اولاد پھر ماں باپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک بن جاتی ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

جو لوگ اپنی قوتِ بازو پر بھروسہ کرتے ہیں ان کا انجام اچھا نہیں ہوتا

جو لوگ اپنی قوت بازو پر بھروسہ کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کو چھوڑ دیتے ہیں ان کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنے کے یہ معنی نہیں کہ ہاتھ پیر توڑ کر بیٹھ رہے بلکہ خدا تعالیٰ کے پیدا کردہ اسباب سے کام لینا اور اسی کے عطا کردہ قویٰ کو کام میں لگانا۔ پھر نتیجہ کے لئے خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنا یہی حقیقی راہ ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی قدر ہے۔ جو لوگ خداداد قویٰ سے کام نہیں لیتے اور صرف منہ سے کہہ دیتے ہیں کہ ہم خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہیں وہ جھوٹے ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

محترم چوہدری عطاء اللہ صاحب

ممتاز عطاء اللہ

میرے میاں چوہدری عطاء اللہ صاحب بچپن سے ہی ذہین، محنتی اور جفاکش تھے۔ ابتدائی تعلیم بنگہ ضلع جالندھر میں حاصل کی۔ ہندوؤں کے سکولوں میں تعصب برتا جاتا تھا۔ اسی وجہ سے ان کے والد نے ان کو دوسرے گاؤں میں جو چار میل دور تھا۔ سکول میں داخل کروادیا۔ موسم خواہ کیسا بھی ہوتا، باقاعدگی سے سکول جاتے اور ہمیشہ اعلیٰ نمبروں پر پاس ہوتے۔ ایک دفعہ شدید بارش تھی۔ یہ سکول پہنچے تو دیکھا کہ صرف ایک استاد آئے تھے اور انہوں نے آکر کہا کہ "میں نے سوچا خواہ کوئی نہ آیا ہو، عطاء اللہ ضرور آیا ہو گا۔ اس کا وقت ضائع نہ ہو اس لئے میں چلا آیا" دوسرے بچوں کی طرح کھیل کود پر توجہ نہ تھی۔ ہر کام وقت پر کرتے اور ہمیشہ وقت کی پابندی کو قائم رکھا۔ آٹھویں جماعت میں فرسٹ پوزیشن لی اور وظیفہ حاصل کیا۔ میٹرک میں اپنے ضلع میں اول پوزیشن حاصل کی اور ساتھ ہی سروس کمیشن کا امتحان اول پوزیشن میں پاس کرلیا۔

پاکستان بننے کے بعد کراچی آگئے۔ انڈیا سے خیریت سے آنے والی آخری ٹرین تھی جس میں یہ پاکستان آئے۔ یہ قیام پاکستان کے اولین دور حکومت کے ایسے افسروں میں سے تھے جنہوں نے حکومتی اداروں کے قیام میں گراں قدر خدمات انجام دیں ۱۹۶۱ء میں ان کو انسٹی ٹیوٹ آف چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس I.C.A.P کا سیکرٹری مقرر کیا گیا۔ اسی طرح یہ ادارے کے بانی سیکرٹری بنے۔ یہ ایک ایسا ادارہ تھا جہاں علم کی دولت ملتی تھی۔ سونا کندن بن کر نکلتا تھا۔ شروع شروع میں دفتر کے لئے گاڑی لی گئی مگر انہوں نے یہ سوچ کر فروخت کردی کہ ادارہ اس بوجھ کا متحمل نہیں ہوسکتا۔ جہاں تک ممکن ہوا مالی قربانی بھی کرتے رہے۔ وقت کی قربانی بھی دی۔ صاحب حیثیت افراد سے عطیات لے کر ایک عمدہ دفتر کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ دن رات کام کیا۔ ہر چیز کا خیال رکھتے۔ اور اللہ کا احسان جانتے کہ اس نے اس نیکی کی توفیق دی ہے کہ یہاں سے قوم اور وطن کے بچے تعلیم سے بہرہ مند ہو کر کامیابیوں سے ہمکنار ہوں گے۔ طالب علموں کی ہر طرح دلجوئی کرتے اسی لئے کہ بہت مشکل سے پاس ہوتے تھے۔ کمزور بچوں کی طرف خاص توجہ دیتے تاکہ ان کا وقت ضائع نہ ہو۔

ایک دفعہ کراچی کے حالات بہت خراب تھے۔ کرفیو لگا ہوا تھا۔ ان ہی دنوں آئی کیپ (I.CAP) کے امتحانات ہونے والے تھے۔ انسٹی ٹیوٹ کے پریذیڈنٹ نے ان کو فون کیا کہ حالات کے پیش نظر امتحانات ملتوی کردیتے ہیں۔ انہوں نے کہا مجھے کوشش کرنے دیں پھر میں آپ کو اپنے فیصلہ سے آگاہ کروں گا۔ چنانچہ انہوں نے ڈپٹی کمشنر کو فون کیا اور کہا کہ جن بچوں کے پاس ایڈمٹ کارڈ ہو اسے امتحان میں شامل ہونے کے لئے کرفیو کی پابندی سے مستثنیٰ قرار دیا جائے تاکہ بچوں کا وقت ضائع نہ ہو۔ لہٰذا ڈپٹی کمشنر صاحب نے تمام کرفیوں کے کارندوں کو مطلع کردیا کہ چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ کا امتحان دینے والے سٹوڈنٹس کو امتحان کے لئے جانے دیا جائے۔ اس طرح پریذیڈنٹ صاحب کو مطلع کر دیا گیا کہ لڑکے امتحان میں شامل ہوسکتے ہیں۔

جب انسٹی ٹیوٹ کی نئی بلڈنگ تیار ہوئی تو A.C پلانٹ کی ضرورت تھی۔ خریداری کا مرحلہ آیا تو معلوم ہوا کہ ڈیوٹی اس قدر زیادہ ہے کہ ادارہ اس کا متحمل نہیں ہوسکتا۔ انہوں نے پاکستان کے تمام A.C پلانٹس پر جو پاکستان بھر میں آئے تھے۔ معلوم کیا کہ کہاں کہاں ڈیوٹی میں چھوٹ دی گئی ہے۔ پتہ چلا کہ جامشورو یونیورسٹی میں A.C پلانٹ اسی وجہ سے بغیر ڈیوٹی کے فراہم کیا گیا ہے کہ وہ ایک تعلیمی ادارہ ہے۔ اس پر انہوں نے وہی دلائل دے کر اپنے ادارہ کے لئے بھی بغیر ڈیوٹی کے A.C پلانٹ حاصل کر لیا۔ اسی ادارے سے جتنی دیر منسلک رہے اس کی تعمیر و ترقی میں ان تھک محنت کا جذبہ کارفرما رہا۔

I.C.A.P کے قیام کی پچیسویں سالگرہ کے موقع پر ادارے نے اپنی سلور جوبلی کی تقریب میں ان کی شاندار خدمات کے اعتراف کے طور پر انہیں شیلڈ پیش کی۔ اس روز اعزازات پانے والوں میں یہ واحد احمدی آفیسر تھے جن کے لئے پورے حاضرین نے ایک منٹ کے لئے کھڑے ہو کر خراج عقیدت پیش کیا۔

ادارے کے پریذیڈنٹ نے ان کی ریٹائرمنٹ پر اپنے دلی جذبات کا اظہار کرتے ہوئے ایک یادگار خط لکھا جس میں انہوں نے کہا کہ "آپ بہت مخلص کارکن رہے ہیں۔ آپ نے اپنا کردار نہایت جوش و جذبے اور لگن سے ادا کیا ہے۔ مشکل ترین مسائل کو مستقل مزاجی اور خندہ پیشانی سے حل کرنے کی صلاحیت، دوست دشمن سب کو ورطہ حیرت میں ڈال دیتی تھی۔ آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے میرا فرض ادا کرنے میں ہمیشہ ہر وقت مدد دی۔"

ادارے کے رسائل میں بھی آپ کی ریٹائرمنٹ پر مضامین شائع ہوئے۔ جن میں ان کی عمدہ کارکردگی کو شاندار الفاظ میں سراہتے ہوئے لکھا کہ

ادارے کے مختلف مسائل سے نمٹنے اور اچھی روایات کے قیام میں ان کا حصہ نہایت قابل ستائش ہے۔ ادارے کے مرکز کے قیام میں ان کا کردار اور کامیاب ترقی کی جہتیں لمبے عرصہ تک یاد رکھی جائیں گی۔

ان کی وفات پر ادارے نے اپنی بلڈنگ میں ایک تعزیتی جلسہ منعقد کیا جس میں فیصلہ کیا گیا کہ ادارے کی بلڈنگ کے میٹنگ روم کو عطاء اللہ صاحب کے نام سے منسوب کیا جائے اور ادارے سے کامیاب ہونے والے گریجویٹس کو عطاء اللہ یادگاری میڈل دیا جائے۔ ۱۹۶۶ء میں ادارے کی طرف سے ٹریننگ کے لئے کینیڈا بھجوایا گیا۔

سلسلے کی خدمت اپنا اولین فرض سمجھتے۔ داعی الی اللہ تھے۔ کبھی کوئی موقع ملتا تو کبھی ضائع نہ جانے دیتے۔ کسی قسم کی گفتگو ہوتی دینی بات شروع کردیتے۔ بچپن سے اپنے نام کے ساتھ احمدی لکھتے۔ اپنے احمدی ہونے پر فخر تھا۔ مطالعہ کا بہت شوق تھا۔ حضرت بانی سلسلہ کی کتب پڑھی تھیں۔ آپ کے عربی فارسی شعر اور کتابوں سے بڑے بڑے اقتباس زبانی یاد تھے۔ کسی قسم کے حوالہ کی ضرورت ہو فوراً بتا دیتے۔ کبھی اس معاملہ میں کسی سے ہار نہ مانی۔ مدلل گفتگو کرتے۔ خدا کے فضل سے بڑے بڑے عالموں سے بحث کرلیتے۔ اپنی غیر معمولی فراست، تبحر علمی، وسعت نظر اور حسن استدلال سے دوسرے کو قائل کرلیتے۔ بہت سے شعراء کے شعری مجموعے بھی زیر مطالعہ رہتے۔ تحدیث نعمت بہت پسند تھی۔ اس کے اصول اپنانے کی کوشش کرتے۔ "میری والدہ" تو شاید دس بار پڑھی ہو گی۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب سے بہت لگاؤ تھا۔ ان کے لئے دعا بھی کرتے۔

امام جماعت کے ساتھ بے حد لگاؤ اور دلی محبت تھی۔ ان کے لئے دعائیں کرتے رہتے اور خدا کا احسان جانتے کہ اس نے ایسے زمانہ میں ایک خدا نما انسان پیدا کر دیا ہے۔ ہمیشہ ہر تحریک میں حصہ لیتے۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عہد کو ہمیشہ نبھایا۔ جان، مال، وقت اور اولاد کو ہمیشہ مذہب اور قوم پر قربان کرنے کے لئے تیار رہتے۔ خدا کے فضل سے موصی تھے۔ یہ شعر زبان پر رہتا

بھگوان بنے پھرتے ہو انسان بنو تو جانیں!

خدا پرست انسان تھے۔ بے شمار خوبیوں کے مالک۔ چونکہ خود صاف دل تھے اسی لئے دوسروں پر بھی جلد اعتبار کرلیتے۔ اور یہ بات بعض اوقات ان کے لئے بہت نقصان دہ ثابت ہوتی۔ نیکی سمجھ کر ایک ہاتھ سے مدد کرتے اور دوسرے کو علم نہ ہونے دیتے۔ کچھ عرصہ بعد پتہ چلتا کہ یہ دھوکہ تھا۔ خدا پر توکل کرتے اور اس کو نیک کام سمجھ کر کرتے۔ میں کہتی کہ آپ اتنے سمجھ دار ہیں دھوکہ کس طرح کھا جاتے ہیں۔ اب آپ عدالت میں کیا کہیں گے کہ میں نے خود دھوکہ کھایا ہے؟ مجھے کہتے کہ اگر اس طرح دنیا میں نہ ہو تو عدالت کس لئے بنائی گئی ہے۔ جج اسی لئے مقرر کئے گئے ہیں کہ دنیا کو انصاف ملے اور جس کا حق مارا گیا اس کا حق دلایا جائے۔ اس طرح کی کوئی بات ہوتی تو میں کہتی کہ فوراً حضرت صاحب کو خط لکھ دیں۔ مگر چونکہ حضرت صاحب کے ساتھ غیر معمولی محبت تھی اور حضرت صاحب کا بے حد احترام کرتے تھے، مجھے کہتے کہ امام جماعت کا وقت بہت قیمتی ہے اس طرح چھوٹی چھوٹی بات پر ان کو ناحق تکلیف نہیں دینی چاہئے۔ دعا اور صدقہ پر زور دیتے اور اس طرح دوسروں کے لئے بھی دعا کرکے ان کے کام آتے۔ انسانیت کی خدمت ان کا نصب العین تھا جو انہوں نے حتی المقدور پورا کیا۔

کہتے اگر کوئی کچھ بھلائی کرے تو اس کا شکریہ ادا کرو اور اگر نہ کرے تو شکوہ نہ کرو۔ یہ زندگی کا اصول بنالو۔ ہمیشہ اس بات پر خود بھی عمل کرتے رہے۔ اپنی زندگی کے بھی انہوں نے کچھ اصول بنا رکھے تھے جو سنہری اصول تھے۔ جس کی وجہ سے وہ ہمیشہ مطمئن اور پرسکون رہتے۔ پاک صاف زندگی گذاری۔ کسی کا احسان کبھی نہ بھولتے۔ کوشش کرتے رہتے کہ کسی نہ کسی طرح اس کے کام آکر کچھ نہ کچھ لوٹا دیا جائے۔

ہمیشہ اپنے والدین اور بہن بھائیوں کی اطاعت کرتے۔ اپنی کامیابیوں کی وجہ اپنے ماں باپ کی دعاؤں کو قرار دیتے تھے۔ ان کے والدین نہایت ہی نیک اور پاک لوگ تھے۔ اگرچہ جن کی نیکیوں کا وافر حصہ ورثہ میں ان کے بیٹے کو ملا۔ خدا کے فضل سے اعلیٰ عہدوں پر فائز رہے۔ کہتے تھے احمدیت اتنی بڑی دولت ہے کہ جو شخص اسی دولت کو صحیح طور پر استعمال کرتا ہے وہ اسی سے بے انتہا فائدے اٹھا سکتا ہے۔ اور جو اس راستہ پر چلتا ہے وہ اپنی مادی اخلاقی اور روحانی منازل طے کرتا ہوا رضائے الٰہی کے حصول میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

متحمل اور بردبار تھے۔ کبھی کوئی غصہ میں آجاتا یا کوئی بات طبیعت اور مزاج کے خلاف ہوتی تو اس قدر تحمل سے کام لیتے بردباری سے آرام اور پیار سے معاملہ کو ایک دوستانہ ماحول کا رنگ دے دیتے۔ مجھے حیرت ہوتی کیونکہ محسوس ہو رہا تھا کہ آج ضرور کچھ نہ کچھ ہو جائے گا مگر اس طرح معاملہ سلجھا لیتے کہ عقل دنگ رہ جاتی۔

دعا کے ذریعہ انسان خدا کے نزدیک ہو جاتا ہے

بڑی بات جو دعا میں حاصل ہوتی ہے وہ قرب الٰہی ہے دعا کے ذریعہ ہی انسان خدا تعالیٰ کے نزدیک ہو جاتا اور اسے اپنی طرف کھینچتا ہے جب (صاحب ایمان) کی دعا میں پورا اخلاص اور انقطاع پیدا ہو جاتا ہے تو خدا تعالیٰ کو بھی اس پر رحم آجاتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ اس کا متولی ہو جاتا ہے۔ اگر انسان اپنی زندگی پر غور کرے تو الٰہی تولی کے بغیر انسانی زندگی قطعاً تلخ ہو جاتی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

کانفرنس حقوق انسانی

گذشتہ روز کراچی میں منعقد ہونے والی سہ روزہ کانفرنس حقوق انسانی کے متعلق بہت سی باتوں کا اظہار کرتے ہوئے ختم ہوئی۔ اس کانفرنس کے دوران علاقائی حکومتوں سے یہ کہا گیا ہے کہ وہ قانون اور عدالت کی آزادی کو یقینی بنائیں اور ان کا یہ ابتدائی کام ہونا چاہئے کہ وہ لاقانونیت کو روکیں۔ اور عدالتوں پر کسی کو اثر انداز نہ ہونے دیں۔ اس موقعہ پر یہ بھی کہا گیا کہ اس علاقے کے ممالک کو آپس میں ایک دوسرے کے متعلق لڑائی جھگڑے سے بچنا چاہئے۔ اسے کراچی ڈیکلریشن کا نام دیا گیا ہے۔ اور اس میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ جو لوگ حکومت سے اختلاف رکھتے ہیں ان کو دبانے کی کوشش کرنا یا انہیں سزا دینا کسی طرح بھی قابل قبول نہیں ہو سکتا۔ اس ڈیکلریشن میں کہا گیا ہے کہ حکومتوں کو کسی خاص مذہب کی طرف داری نہیں کرنی چاہئے۔ اور معاشرے کے لئے انہیں سیکولر رویہ اختیار کرنا چاہئے۔ حکومتوں کو چاہئے کہ وہ کسی سے بھی امتیازی سلوک نہ کریں۔

اس بات پر اظہار افسوس کیا گیا کہ جہاں تک حقوق انسانی کا تعلق ہے۔ اس میں امتیاز برتا جاتا ہے اور سیاسی اغراض کو پیش نظر رکھا جاتا ہے۔ غیر رواداری سے کام لیا جاتا ہے اور اپنے مخالفین کے متعلق نرم روی اختیار نہیں کی جاتی۔ آپس کے مناقشات سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایک دوسرے کے خلاف پراپیگنڈہ نہ کریں اور اس وقت جو کشمکش موجود ہے وہ گفت و شنید کے ذریعے ختم کی جائے اگر کوئی ملک دیگر ممالک کو یہ امداد پیش کر سکتا ہو تو ضرور کرے۔

اس ڈیکلریشن میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ لوگوں کو آپس میں اچھے تعلقات رکھنے کی طرف توجہ دلائی جائے۔ اور بین المملکتی ثقافتوں کو ایک دوسرے کے ملک میں پیش کیا جائے۔ اس میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ دہشت گردوں کے خلاف جو قوانین بنائے گئے ہیں وہ بے گناہ لوگوں کو شکار بنائے جانے میں زیادہ کام آنے لگے ہیں۔ بجائے اس کے کہ شہری اور فوجی بے اطمینانی کو ختم کیا جائے۔ غیر رواداری کے متعلق کہا گیا ہے کہ اس سے اندرون ملک انتشار پیدا ہوتا ہے اور اس کی ایک مثال جو دی گئی ہے اس میں کراچی کا نام لیا گیا ہے۔ ڈیکلریشن میں سارک کے ممالک سے بھی کہا گیا ہے کہ وہ ایسی کمیٹیاں بنائیں جو اس علاقے میں غیر رواداری کا خاتمہ کرنے والی ہوں۔ اس کے علاوہ مزید کئی باتوں پر گفت و شنید ہوئی اور فیصلے کئے گئے۔

☆ O ☆

اسلامی ممالک کے مسودات

بتایا گیا ہے کہ اسلامی ممالک میں موجود مختلف مسودات انگلستان میں خاصی بڑی قیمتوں پر نیلام ہوئے ہیں۔ کسی نامعلوم شخص نے قرآن کریم کے ایک پرانے نسخے کے لئے چھ لاکھ پچپن ہزار پاؤنڈ ادا کئے ہیں۔ اس نسخے کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ تیرھویں صدی میں لکھا گیا تھا۔ جہاں تک فنکارانہ اشیاء کا تعلق ہے۔ مغل بادشاہ اکبر کے زمانے کی ایک چیز دو لاکھ پچاس ہزار پاؤنڈ میں فروخت ہوئی ہے۔ یہ ایسے شخص نے خریدی ہے جس نے ٹیلیفون پر کسی اور ملک سے بولی لگائی۔ مغل زمانے کی دستاویز حدیقۃ الحقیقت یعنی سچائی کا باغ جو حکیم ثانی نے لکھی تھی اور جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ صوفی شعراء میں بہت بلند پایہ انسان تھے۔ خاصی بڑی رقم میں بکی۔ یہ بارھویں صدی کی کتاب ہے۔ اسے ضبط تحریر میں لانے والے عبد الرحیم تھے جنہیں اکبر بادشاہ نے عنبرین قلم کے خطاب سے نوازا تھا۔

بعض دیگر فنکاری کے نمونے جنہیں مختلف رنگوں اور سونے کی تاروں سے سجایا گیا تھا۔ وہ بھی وہاں فروخت ہوئے۔ یہ زیادہ تر شہنشاہ اکبر کی لائبریری سے تعلق رکھتے تھے اور اکبر بادشاہ کے بعد کے تمام مغل بادشاہوں کی ان پر مہریں ثبت ہیں۔ ایک پر یہ بھی لکھا ہوا ہے اور یہ بات شاہجہان نے لکھی کہ یہ چیز میری لائبریری میں جمادی الثانی کی آٹھ تاریخ کو ۱۰۴۷ ہجری میں شامل کی گئی۔ اس کی جلد بندی بھی نہایت اعلیٰ طریق پر کی گئی ہے۔ جس پر سنہری نقوش پائے جاتے ہیں۔

☆ O ☆

شام اور اسرائیل

اخباری خبروں میں بتایا گیا ہے کہ شام نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ امریکہ میں جو گفت و شنید اسرائیل اور شام کے درمیان بلاواسطہ ہو رہی ہے اس کا اگلا دور کامیاب نہیں ہوگا۔ شام نے اس ناکامی کے لئے یہودی ریاست کو ذمہ دار قرار دیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اسرائیل محض پرانی باتوں کو دہرا رہا ہے اور قیام امن کے لئے کوئی نئی تجاویز سامنے نہیں لا رہا۔ یہ بات اس گفت و شنید کے سلسلے میں پہلی دفعہ کہی گئی ہے۔

جیسا کہ قارئین جانتے ہیں امریکہ نے اسرائیل اور شام کو اس بات پر آمادہ کیا تھا کہ وہ دونوں ایک دوسرے کے سامنے بیٹھ کر قیام امن کی کوشش کریں۔ اسی دوران اس گفت و شنید میں تعطل بھی پیدا ہوتا رہا۔ تین ہفتوں کے بعد پھر بات شروع ہوئی تھی لیکن اس میں بھی کوئی کامیابی نہ ہو سکی۔ جب سے عرب اسرائیل معاہدہ میڈرڈ میں ہوا ہے جو ۱۹۹۱ء میں کیا گیا تھا۔ اسرائیل نے کوئی نئی بات نہیں پیش کی۔ یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ یہ گفت و شنید زیادہ دیر تک جاری نہیں رہ سکے گی۔

☆ O ☆

بوسنیا کے سرب

گذشتہ روز بوسنیا کے سربوں نے بوسنیا کے ایک مرکزی شہر میں ایک سفید فاسفورس شیل پھینکا جس کے متعلق اقوام متحدہ نے کہا ہے کہ یہ جنیوا کنونشن کے ان اصولوں کی صریح خلاف ورزی ہے جو جنگی اخلاق سے تعلق رکھتے ہیں۔ اقوام متحدہ کے نمائندہ الیگزینڈر ایوانکو نے مزید کہا کہ اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ بوسنیا کے سرب عالمی قوانین کی پاسداری نہیں کرتے۔ حالانکہ وہ عالمی برادری سے چاہتے ہیں کہ انہیں تسلیم کیا جائے۔ یہ شیل جو پھینکا گیا تھا۔ مگلج Maglaj پر گرا جس سے ایک گھر کو آگ لگ گئی۔ اور گھر کے مکینوں میں سے ایک بری طرح جھلس گیا۔ کافی عرصہ کے بعد اسی طرح کی کارروائی کی گئی ہے۔

جہاں تک فاسفورس کا تعلق ہے یہ ایک نہایت ناپسندیدہ اسلحہ ہے کیونکہ یہ چیز جسم کے ساتھ اور ہڈیوں کے ساتھ چپک جاتی ہے اور جلاتی رہتی ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ نیٹو کی بعض فوجیں یہ شیل ابھی تک استعمال کر رہی ہیں۔ لیکن یہ اس لئے استعمال کئے جاتے ہیں کہ کسی چیز کی نشان دہی کی جا سکے کہ یہ فلاں جگہ موجود ہے۔

جس دن یہ شیل پھینکا گیا۔ اس دن ایسے لگتا تھا کہ لڑائی کی رفتار کم ہو گئی ہے۔ اگرچہ اقوام متحدہ کے دستوں پر حملے جاری رہے۔ چھ ایسے شیل جو یا بوسنیا کے سربوں نے پھینکے یا کروشیا میں جو باغی سرب ہیں انہوں نے پھینکے وہ بہاج کے شمال مغربی علاقے میں ایسی جگہ پر گرے جس کے متعلق اقوام متحدہ نے کہہ رکھا ہے کہ یہ محفوظ علاقہ ہے۔ اقوام متحدہ اس سلسلے میں تحقیقات کر رہی ہے۔

☆ O ☆

بھارت کے مسلمان

کچھ عرصے سے ہندوستان میں کانگریس (آئی) مسلمانوں سے دور ہوتی چلی جاتی ہے اور اس بات کا خطرہ پیدا ہو رہا ہے کہ اگر مسلمانوں کے ووٹ کانگریس کو نہ ملے تو ہندو نواز پارٹی بی۔ جے۔ پی۔ جیت جائے گی۔ بھارتیہ جنتا پارٹی مسلمانوں کی شدید مخالفت کرتی ہے اور اسی کی وجہ سے ہندو مسلم فسادات ہوتے ہیں۔ لیکن یہ پارٹی بہت منظم ہے اور مضبوط بھی۔

اگرچہ گذشتہ پچاس سال میں ہندوستان کا یہ دعویٰ رہا ہے کہ وہ سیکولر ہے اور اس کی حکومت خاص طور پر کسی مذہب کی نمائندگی نہیں کرتی لیکن اگر بھارتیہ جنتا پارٹی جیت گئی تو یقیناً ایک ہندو سٹیٹ بن کر رہ جائے گا۔ مسلمانوں کو اس سلسلے میں بڑی تشویش ہے اور وہ آپس کے اختلاف مٹا کر اپنے ووٹوں کو مجتمع کرنا چاہتے ہیں تاکہ وہ اپنی آواز کو موثر بنا سکیں اور بھارتیہ جنتا پارٹی کے تشدد سے بچ جائیں۔ یاد رہے کہ اجودھیا کی بابری مسجد گرانے میں بھی بھارتیہ جنتا پارٹی کا اس طرح ہاتھ تھا کہ اس ہندو نواز پارٹی نے ہندوؤں کے جذبات مشتعل کر کے بابری مسجد پر حملہ کروا دیا تھا۔

☆ O ☆

امریکہ / ایران

امریکہ کے صدر بل کلنٹن نے ایران پر پابندیاں لگا دینے کی دھمکی دی ہے۔ یہ پابندیاں سیاسی بھی ہوں گی اور اقتصادی بھی۔ ایرانی صدر نے اپنی فوج سے کہا ہے کہ وہ امریکہ کے ساتھ جنگ لڑنے کے لئے تیار رہے۔ اکبر ہاشمی رفسنجانی نے مزید کہا کہ ہمارے لئے یہ پابندیاں کوئی معنے نہیں رکھتیں۔ ہم تو پندرہ سال سے اسی صورت میں زندہ رہ رہے ہیں کہ دھمکیاں بھی ملتی ہیں اور پابندیاں بھی لگتی ہیں۔ لیکن ہماری شہری زندگی پر کسی قسم کا کوئی اثر نہیں پڑتا۔ انہوں نے کہا ہے کہ اب بھی صدر کلنٹن پابندیاں لگا کے دیکھ لیں ان کا کچھ بھی نہیں بنے گا۔ بل کلنٹن نے ایران کے علاوہ بعض اور ملکوں کو بھی دہشت گردی کی حوصلہ افزائی کرنے والے قرار دیا ہے۔

جرمنی نے کہا ہے کہ بل کلنٹن جو پابندیاں ایران پر لگا رہے ہیں وہ ان کی پابندی نہیں کرے گا۔ کیونکہ یہ طریق کسی ملک کو راہ راست پر لانے کے لئے درست نہیں سمجھا جا سکتا۔

☆ O ☆

سعودی عرب میں مظاہرے؟

سعودی عرب نے کہا ہے کہ وہ حج کے موقعہ پر کسی کو مظاہرے کرنے کی اجازت نہیں دے گا۔ لیکن ایران کا اصرار ہے کہ وہ اپنے حاجیوں سے امریکہ کے خلاف مظاہرے کروائے گا۔ چنانچہ تہران سے یہ خبر ملی ہے کہ سعودی عرب میں جہاں ایرانی لوگ ٹھہریں گے دو ہزار پولیس کی نفری وہاں متعین کر دی گئی ہے۔ یہ بات ایران کی نیوز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایجنسی "ارنا" نے بتائی ہے۔ یہ دو ہزار فوجی جن کے پاس ڈنڈے ہیں انہیں مکہ میں ایسی جگہ پر رکھا گیا ہے جہاں ایرانی حاجی ٹھہریں گے۔ بتایا گیا ہے کہ اس دفعہ ایران سے ۶۹ ہزار افراد حج کریں گے۔ سعودی عرب کا کہنا ہے کہ اس موقعہ پر دنیا بھر کے مسلمانوں کو سیاسی چپقلش اور بین المملکتی مناقشات سے الگ رکھنا مقصود ہے۔ اگرچہ دنیا کے تمام لوگ یعنی مسلمان سعودی عرب جا کر حج کر سکتے ہیں اور ان میں عراقی بھی شامل ہیں لیکن جہاں تک مظاہروں کا تعلق ہے اس کی ہرگز اجازت نہیں دی جائے گی اور مظاہرہ کرنے والوں کے ساتھ سختی سے نبٹا جائے گا۔

☆ ○ ☆

لغاری / نرسمیاراؤ

دہلی میں سارک کانفرنس کے موقعہ پر پاکستان کے صدر مملکت فاروق لغاری اور ہندوستان کے وزیراعظم وی۔ پی۔ نرسیماراؤ کی آپس میں ملاقات کے دوران پی۔ وی۔ نرسیماراؤ نے کہا کہ لغاری سے یہ میری پہلی ملاقات ہے لیکن امید ہے کہ آئندہ بھی ہماری ملاقاتیں ہوتی رہیں گی۔ صدر لغاری نے کہا کہ انسانی حقوق کی پاسداری کے بغیر ملکوں کے آپس میں تعلقات بھی ٹھیک نہیں رہ سکتے اور لوگ بھی بہتر زندگی بسر نہیں کر سکتے۔ جہاں کہیں بھی لوگوں کے حق خودارادیت' آزادی اور جمہوریت اور حقوق انسانی کی پاسداری کا سوال پیدا ہوتا ہے وہ انہیں ملنے چاہئیں۔ ظاہر ہے کہ زیادہ تر ان کا اشارہ کشمیر اور چیچنیا اور بوسنیا کی طرف تھا۔

چیچنیا میں جنگ بندی کی پیشکش مسترد

چیچنیا کے صدر داؤدایوف نے روس کی جنگ بندی کی پیش کش مسترد کر دی ہے۔ روس نے یہ پیشکش یورپ میں دوسری جنگ عظیم کے خاتمے کی تقریبات کے موقع پر کی تھی۔ یورپ کے ممالک میں جنگ عظیم دوم کے خاتمے اور اتحادی طاقتوں کی فتح کی ۵۰ ویں سالگرہ بڑے زور و شور سے منائی جا رہی ہے۔ یہ تقریبات اگلے ماہ ہو رہی ہیں۔

چیچنیا کے صدر نے روسی خبر رساں ایجنسی انٹرفیکس سے ایک انٹرویو میں کہا کہ چیچنین عوام جنگ بندی نہیں بلکہ روسی فوجوں کی اپنے علاقوں سے واپسی چاہتے ہیں۔ تاکہ پناہ گزیں واپس آسکیں اور وہاں انتخابات کرائے جا سکیں۔ بی بی سی نے بتایا ہے کہ ماسکو سے ایسے اشارے ملے ہیں کہ اگر چیچنین رہنما بات چیت پر تیار ہوں تو جنگ بندی کی مدت بڑھائی جا سکتی ہے۔ مگر ابھی تک یہ واضح نہیں ہو سکا کہ جنگ بندی پر عمل ہو رہا ہے یا نہیں۔

فرانسیسی خبر رساں ایجنسی نے بتایا ہے کہ یورپی مبصرین کا جو گروہ چیچنیا میں چیچنین زیر کنٹرول علاقے باموت میں دورے پر گیا تو اس پر روسی مشین گنوں سے فائرنگ کی گئی۔

اطلاعات کے مطابق گزشتہ روز جنگ میں کم از کم آٹھ مزید روسی فوجی ہلاک ہو گئے۔

یہ تمام خبریں بتاتی ہیں کہ کاکیشیائی مسلمان ریاست چیچنیا میں حریت پسند جانباز ایک ایک انچ کے لئے جنگ لڑ رہے ہیں اور ہر محاذ پر سخت مزاحمت کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ اگرچہ روس جیسی عظیم فوجی قوت کے مقابلے میں بے سروسامان چیچنین افواج ایک کے بعد دوسرے مقام سے پیچھے ہٹتی جا رہی ہیں لیکن جنگ بدستور جاری ہے اور اس کی شدت بتاتی ہے کہ روسی فوج کسی نہ کسی بہانے کی آڑ لیکر جنگ بندی چاہتی ہے۔ تاکہ اگر جنگ بند نہ بھی ہو تو انہیں اپنی صفیں دوبارہ مرتب کرنے کا موقع مل سکے۔ اور یہی بات چیچنین جانباز نہیں چاہتے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ جنگ بندی کے اختتام پر روسی فوجیں زیادہ سخت حملے کریں گی۔

ایک کے بعد دوسرا قصبہ چیچنیوں کے ہاتھ سے نکلتا جا رہا ہے اور اس کے نتیجے میں وہ پہاڑوں میں محصور ہونے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ کیونکہ پہاڑوں سے گوریلا وار لمبے عرصے تک جاری رکھی جا سکتی ہے۔ اور روس نہیں چاہتا کہ چیچنین افواج گوریلا جنگ کا سلسلہ شروع کر دیں۔

اطلاعات کے مطابق چیچنین افواج اور حریت پسند پہاڑوں میں پناہ حاصل کر رہے ہیں ان کا ارادہ ہے کہ وہ ان پہاڑوں سے لمبی عصاب شکن جنگ شروع کرکے روسیوں کا ناک میں دم کر دیں۔

ان علاقوں کے مسلمانوں کا انداز اور ان کی مزاحمتی تاریخ بہت حد تک افغانوں سے ملتی جلتی ہے۔ کاکیشیا کے یہ مسلمان کبھی بھی کسی دوسری طاقت سے مرعوب نہیں ہوئے اور ہر دور میں یہ روسی حکمرانوں سے ٹکراتے رہے ہیں اور یہ سلسلہ زاروں کی بادشاہی کے وقت سے جاری ہے۔ اس صورت حال میں یہ کہنا مشکل ہے کہ اس جنگ کا انجام کب اور کیا ہوگا۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ عزیز منظور احمد ابن مکرم حکیم محمد احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ شورکوٹ شہر ضلع جھنگ بوجہ کمزوری اعصاب عرصہ سے بیمار ہے اسی طرح حکیم صاحب کی والدہ اور ہمشیرہ بھی بیمار رہتی ہیں۔ ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم عبدالرزاق صاحب ولد حبیب اللہ صاحب ساکن علی پور ضلع مظفر گڑھ کو یکم مئی ۹۵ء کو فالج کا شدید اٹیک ہوا ہے اور اب وہ میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ ان کی جلد شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ عزیزم ثر منان ابن مکرم عطاء ربی صاحب دارالصدر جنوبی ربوہ کے ناک کا اپریشن فیصل آباد میں ہوا ہے۔ عزیز خیریت سے گھر آگیا ہے مگر کمزوری ہے۔ اللہ تعالیٰ پیچیدگی سے محفوظ فرمائے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ راج بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم ملک عبدالعزیز صاحب آف دوالمیال (ناظم انصاراللہ ضلع چکوال) مورخہ ۹۵-۴-۲۸ کو بعارضہ قلب بعمر تقریباً ۷۰ سال اپنے مولائے حقیقی سے جاملیں۔ آپ کا جنازہ پہلے دوالمیال میں محترم فضل اللہ طارق صاحب مربی سلسلہ نے پڑھایا۔ موصیہ ہونے کی وجہ سے آپ کی میت کو ربوہ لے جایا گیا۔ ۹۵-۴-۲۹ کو بعد نماز عشاء محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے بیت المبارک میں جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین پر بھی محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے دعا کروائی۔

احباب جماعت سے موصوفہ کی بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل ملنے کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم دل محمد صاحب موضع سنگیوٹ ضلع پونچھ مقبوضہ کشمیر حال میرا برضہ میرپور آزاد کشمیر کچھ عرصہ علالت کے بعد مورخہ ۲-اپریل ۹۵ء کو رات تقریباً ۱ بجے وفات پاگئے ان کی عمر ۸۵ سال تھی موصوف موصی تھے اس لئے ان کی میت ربوہ لائی گئی اور بیت المبارک میں جنازہ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی جنازہ کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی محترم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد نے ہی اجتماعی دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے۔

دعائے نعم البدل

○ مکرم ناصر محمود خان عسکری ٹریولز لاہور ابن مکرم ملک محمد شریف صاحب (وفات یافتہ) آف راولپنڈی کے ہاں مورخہ ۲۱-اپریل ۹۵ء بیٹے کی ولادت ہوئی جو دو دن زندہ رہنے کے بعد وفات پا گیا۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نعم البدل عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔

بقیہ صفحہ ۱

اور اگر ایسا کرنے والے اس چیز سے باز نہ آئے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) کہ آخرت میں ان کے لئے عذاب شدید ہے۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا اس آخرت سے مراد اس دنیا کا انجام بھی ہے کیونکہ آخرت کے محاورہ سے یہ قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ اس دنیا میں انسان جس انجام کو پہنچتا ہے اس کے لئے بھی آخرت کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ اسی دنیا میں بسنے والوں کے لئے بھی آخرین کا لفظ استعمال ہوا ہے اور دوسری دنیا کے لئے آخرت کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

پس یہ جو خرابیاں ہیں اگر ان کی اصلاح نہ کی جائے تو سارے معاشرہ کو عذاب میں مبتلا کر دیتی ہیں۔ آپ قتل و غارت کی جو خبریں سنتے ہیں۔ بعض زندہ لوگوں کی آنکھیں نکال دی گئیں۔ جائیداد کے بعض جھگڑوں میں معصوم بچے ذبح کئے گئے اس لئے کہ وہ بڑے ہو کر جائیداد کا مطالبہ نہ کر سکیں اور پھر اس کے نتیجہ میں معاشرہ پر عاید ہونے والے دیگر مظالم اور انتقام در انتقام کی دیگر کارروائیوں کی وجہ سے بعض گھر کے گھر اجڑ گئے ہیں اور بڑے بڑے خاندان تباہ ہو گئے ہیں اور بعض علاقوں کے علاقے تباہ ہو چکے ہیں۔ ایک یہ عذاب شدید ہے جسے وہ دیکھتے ہیں۔

پھر اس قسم کی ناجائز کمائی کے ذریعہ روپیہ ہتھیانے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ ان لوگوں کی زندگیاں چین میں نہیں کٹتیں نہ ان کے مقدر میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اطمینان لکھا جاتا ہے نہایت حسرت کی حالت میں ساری عمر کے جھگڑوں میں مبتلا ہو کر کوئی ہائی بلڈ پریشر میں مبتلا ہو کر اور کوئی کسی اور طریق سے آخر مرجاتا ہے۔ کچھ حاصل بھی کر لے تو اس کو چین نصیب نہیں ہوتا۔ اس کے گھروں میں بیماریاں پڑ جاتی ہیں۔ اور سو طریق پر اللہ تعالیٰ اس چین کو چھین لیتا ہے جسے وہ حاصل کرنے کے لئے جھوٹ میں مبتلا ہوتا ہے۔ کبر میں مبتلا ہوتا ہے۔ انانیت میں مبتلا ہوتا ہے۔ ہزار قسم کی بدیوں کے نتیجہ میں وہ جھگڑے کرتا ہے اور آخر سب کچھ چھوڑ کر چلا جاتا ہے۔ بعض دفعہ ابھی فیصلے نہیں بھی ہوئے ہوتے تو اس دنیا سے رخصت ہو رہا ہوتا ہے اس وقت اسے پتہ چلتا ہے کہ میرا ہے ہی کچھ نہیں محض ایک تماشہ تھا۔ میں نے چند دن شور شار ڈالا ہے اور اب حسرتیں لئے' بیماریاں لئے' دکھ لئے اور ایک جھگڑا کرنے والی اولاد پیچھے چھوڑتے ہوئے جو برکتوں سے محروم ہو چکی ہے۔ جو نیکیوں کی لذتوں سے ناآشنا ہو چکی ہے دنیا کو چھوڑ رہا ہوں میں یہ جھگڑے اور ذلالتیں اور یہ عذاب اپنی اولاد کو ورثہ میں دے کر اس دنیا سے رخصت ہو رہا ہوں۔ اس سے زیادہ کچھ بھی اس کی زندگی کا ماحصل نہیں ہوتا اور اس کے بعد جو دوسری آخرت آنے والی ہے اس میں اور بھی شدید تر عذاب اس کے مقدر میں لکھا جاتا ہے۔

(از خطبہ ۱۲- نومبر ۱۹۸۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 8- مئی-1995ء
گرمی کی شدت جاری ہے
درجہ حرارت کم از کم 28 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 42 درجے سنٹی گریڈ

○ راولپنڈی کے ایک ہوٹل میں خوفناک دھماکہ ہونے سے ایک غیر ملکی ہلاک اور ۲۰ زخمی ہو گئے۔ طاقتور دھماکے کے بعد اردگرد کی عمارتوں اور پاس کھڑی ہوئی گاڑیوں کے شیشے بھی ٹوٹ گئے۔ ہوٹل کے چھ کمرے مکمل طور پر تباہ ہو گئے۔ اعلیٰ حکام نے موقع پر پہنچ کر تفتیش شروع کر دی۔ یہ ہوٹل پیرودھائی کے علاقے میں واقع ہے۔ الخیبر ہوٹل کی دوسری منزل پر دوپہر ایک بجے یہ دھماکہ ہوا۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ بے نظیر کو اسی سال الیکشن کرانے پڑیں گے۔ میں اس سلسلے میں فیصلہ کن کال دینے والا ہوں۔ ملک کی بگڑتی ہوئی صورت حال کا حل نئے انتخابات میں ہے۔ کارکن حکومت کے خاتمے کے لئے تیار ہو جائیں۔ بلدیاتی انتخابات میں بھی حکومت کو بھاگنے نہیں دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ آئی ایم ایف کا تیار کردہ بجٹ قوم کا خون چوس لے گا۔ بے نظیر ملک کے لئے سیکیورٹی رسک بن چکی ہیں۔ قوم کو اب بیدار ہو جانا چاہئے۔

○ بھارتی فوج نے سری نگر میں بارود کا ایک زبردست دھماکہ کرکے مسجد شہید اور ایک درجن کے قریب دکانیں تباہ کر دیں۔ ۲۰۰ عمارتوں کو نقصان پہنچا۔ دو کروڑ روپے سے زائد کے نقصان کا اندازہ لگایا گیا ہے۔

○ گورنر پنجاب چوہدری الطاف حسین نے کہا ہے کہ بلدیاتی آرڈی ننس کی قومی مفاد کے منافی شقیں واپس لے لی جائیں گی۔ اپوزیشن بھی انتخابات کی تیاری کرے۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی والوں نے بلدیاتی آرڈی ننس قبول کر لیا ہے۔ وہ میرے پاس آئے تھے میں نے ان کی غلط فہمی دور کر دی ہے وہ اب بلدیاتی انتخابات کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ اپوزیشن والے آئیں تو ان کی جائز شکایت بھی دور کر دوں گا۔

○ مسلم لیگ (ن) نے دو معاملات پر حکومت کو مذاکرات کی پیشکش کر دی ہے۔ ان میں سے ایک چیف الیکشن کمشنر کا متفقہ تقرر اور حکومت کی مدت پانچ سال سے کم کرنا ہے۔ مسلم لیگ (ن) کے سیکرٹری اطلاعات مسٹر شاہد حسین نے کہا کہ حکومت سے ہمارا کوئی رابطہ نہیں ہوا۔ لیکن قائد حزب اختلاف ان معاملات پر بات چیت کرنا چاہتے ہیں۔ پیپلز پارٹی کے سینیٹر شفقت محمود نے کہا کہ ہم اپوزیشن کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ لیکن درحقیقت اپوزیشن مذاکرات نہیں کرنا چاہتی۔

○ صدر اور وزیراعظم کے درمیان ایک ملاقات میں بجٹ کو عوامی بنانے اور دفاع کو مضبوط کرنے کے بارے میں اتفاق ہو گیا ہے۔

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے صدر فاروق لغاری کو کہا ہے کہ سارک کانفرنس کے موقع پر کشمیر کے بارے میں پاکستان کا موقف دلیری اور مضبوطی سے پیش کرنے پر آپ پوری قوم کی طرف سے مبارکباد کے مستحق ہیں۔

○ منیٰ میں آتشزدگی سے پاکستانی حاجیوں کے ۹ ہزار خیمے جل کر راکھ ہو گئے۔ تین سعودی افراد جاں بحق ہو گئے۔ متبادل خیمے لگانے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ ایک خیمے سے بھڑکنے والی آگ تیز ہوا کے باعث پھیل گئی ہیلی کاپٹروں اور فائر بریگیڈوں نے بروقت کارروائی کرکے آگ کو مزید پھیلنے سے روک دیا۔

○ وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ قائد حزب اختلاف مزید مقدموں میں گرفتار ہو سکتے ہیں۔ قائد حزب اختلاف کی گرفتاری کے سلسلے میں کوئی مصلحت یا سیاسی دباؤ خاطر میں نہیں لایا جائے گا۔ یہ تاثر غلط ہے کہ حکومت بااثر افراد کے خلاف کارروائی کرنے کی اہلیت سے محروم ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ نادہندہ حکومتی ارکان سے پائی پائی وصول کی جائے گی اور سیاسی دباؤ میں آئے بغیر قانونی کارروائی کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے تمام تر نامساعد حالات کے باوجود کواپریٹو متاثرین سے اپنا وعدہ پورا کیا۔

○ جماعت اسلامی نے کہا ہے کہ ہم نے بڑے بڑے توحید پرستوں کے دل میں سے نواز شریف کا سجا ہوا بت پاش پاش کرنے کا عزم کیا ہے۔

○ سرحد اسمبلی کے سپیکر نے مہران سکینڈل پر بحث کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے۔ سپیکر نے کہا کہ یہ صوبائی اسمبلی کے دائرہ کار سے باہر ہے۔

○ سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ میرے بارے میں یہ خوش فہمی ہے کہ میں اصغر خان کی طرح ناکام ہو جاؤں گا۔ افغان جنگ کے دوران سی آئی اے نے دنیا بھر میں سب سے بڑا مرکز پاکستان میں بنایا۔ میرے خیال میں وہ اب بھی موجود ہے۔ آئی ایس آئی ۱۹۸۸ء تک اتنی طاقتور ہو گئی کہ بھارت اور کئی دوسرے ممالک ڈرنا شروع ہو گئے پھر سازشیں شروع ہو گئیں۔

○ سندھ کے سابق وزیراعلیٰ سید غوث علی شاہ نے کہا ہے کہ ایم کیو ایم میں نے نہیں بنائی اس کا کریڈٹ ضیاء الحق کو جاتا ہے۔ سید غوث علی شاہ نے جو آج کل سندھ مسلم لیگ کے سربراہ ہیں کہا کہ نواز شریف نے مجھے پارٹی ڈسپلن قائم کرنے کے مکمل اختیارات دے رکھے ہیں۔

○ بھارتی فوج مقبوضہ کشمیر کے قصبے چرار شریف میں داخل ہو گئی ہے۔ مجاہدوں نے بھی اپنے مورچے سنبھال لئے ہیں۔ فوج آستانہ عالیہ سے صرف ۱۰۰ میٹر کی دوری پر ہے۔ شدید جھڑپوں کا خطرہ پیدا ہو جانے سے مرد عورتیں گھر چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ سینٹ کے چیئرمین مسٹر وسیم سجاد نے کہا ہے کہ آرڈیننس کے ذریعے قانون سازی مناسب نہیں۔ پنجاب میں نہ تو ایمرجنسی تھی اور نہ ایسے حالات تھے کہ بلدیاتی انتخابات کے متعلق آرڈیننس نافذ کر دیا جاتا۔

○ پاکستان کے ۳۷ عازمین حج شدید گرمی اور لو لگنے سے مکہ مکرمہ میں فوت ہو گئے ہیں۔

مرض اٹھرا کے مشہور معالج حکیم نظام جان کے فرزند کے
دواخانہ محافظ صحت اوکاڑہ
کو خدمت کا موقع دیں۔ خالص اجزاء سے تیار شدہ ادویہ آپکو اسی دواخانہ سے دستیاب ہوں گی۔
اٹھرا کی گولیاں، زوجام عشق، ایچ کے این اولادِ نرینہ وغیرہ۔ حکیم عطاء الرحمٰن علوی
دواخانہ محافظ صحت کوٹ نہال سنگھ سٹریٹ اوکاڑہ

بلڈنگ برائے فروخت
گولبازار میں واقع ایک بلڈنگ فوری فروخت کرنا مطلوب ہے (رقبہ ۱۵ مرلہ)
رابطہ
غلام احمد طاہر اقصیٰ روڈ ربوہ
فون نمبر 211884

بچوں کی ادویات
قیمت
DWARFISHNESS COURSE 120/- چھوٹا قد کورس
BED URINE COURSE 40/- بول بستری کورس
MITTI CHOUR COURSE 30/- مٹی چھوڑ کورس
BABY GROWTH COURSE 45/- بے بی گروتھ کورس
MARASMUS COURSE 75/- سوکھا پن کورس
BABY TONIC 15/- بے بی ٹانک
SLOW DENTITION CURE 20/- آہستہ دانت نکالنا کیور
IRREGULER TEETH CURE 20/- بے ترتیب دانت کیور
ڈاکٹرز اور سٹاکسٹوں کیلئے معقول کمیشن
چار صد روپے یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی
کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر لیبر ہومیو پیتھک) کمپنی رجسٹرڈ
گولبازار۔ ربوہ پاکستان
فون آفس: 771 کلینک: 606
سیلز: 211283 فیکس: 212299

مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۲۵ روپے۔ ۴۰ گرام ۵۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۱۲۵ روپے
اکسیر اولادِ نرینہ
۱۵۰ روپے
سٹاکسٹ حضرات کے لئے معقول کمیشن!
ناصر دواخانہ۔ گول بازار، ربوہ
فون نمبر: 04524-212434 فیکس: 534

فون: 211361
رشید الیکٹرک سٹور
ریلوے روڈ ربوہ
ڈیلر، پاک فین بے آواز۔ بے مثال۔ گارنٹی شدہ کراؤن سٹار فین عمدہ پائیدار۔ سامان وائرنگ ٹیوب لائٹ دستیاب ہے۔

ہر قسم کے جدید اور روایتی زیورات کا مرکز
انور گولڈ سمتھ
اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ نزد الائیڈ بنک ربوہ
پروپرائیٹر: انوار احمد ولد ڈاکٹر عبدالغفور زاہد صاحب سرگودھا

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کیلئے
قیمت ۱۵۰۰۰ روپے ڈش ۶ فٹ مع مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن 21- نال روڈ لاہور
فون: 7235175 7226508 7355422

قدیمی • اولین • شہرہ آفاق
مطب حمید
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون: 254634